

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا

میں توبہ تو کرنا چاہتا ہوں لیکن؟



محمد بن صالح المنجد

ترجمہ: شعیب نقی دارالسلام



مُحَمَّدٌ شَاقَعْتِ بَرَاءَ دَارِ اَسْلَامِ مَحْفُوظِ هِيَا



سعودی عَرَبِ (هِيَا اَفْس)

پرنس عبد العزيز بن جلاوى سترىٲ پست بکس: 22743 الزیاض 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 00966 1 4021659 فیکس: www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الزیاض • العیاء فون: 4614483 00966 1 فیکس: 4644945 • المسز فون: 4735220 00966 1 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 4286641 00966 1 • سوئیٹ فون/فیکس: 2860422 00966 1

جده فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 • مدینہ منورہ فون: 8230038 4 8234446 00966 4 فیکس: 8151121 04
البحر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 فیکس: 7 2207055 • خمیس مشیط فون/فیکس: 00966 6 3696124
شیخ البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 • قسیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 00966 6

امریکہ • نیویک فون: 5925 625 001 718 • ہوشن فون: 722 0419 001 713 • کینیڈا • نصیر الدین الخطاب فون: 4186619 001 416
لندن • دارالسلام انٹرنیشنل ٹیلیکامنیکیٹز لمیٹڈ فون: 77252246 20 0044 20 85394885-0044 • دارالسلام انٹرنیشنل
متحدہ عرب امارات • شارچ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 • فرانس فون: 52928 01 480 0033 فیکس: 52997 01 480 0033
انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 45566249 44 0091 • موبائل: 12041 98841 0091 • اسلام بکس انٹرنیشنل فون: 4180 22 2373 0091
• نیوی بک: سٹریٹیز فون: 4892 2451 0091 • موبائل: 30850 98493 0091 • ایم ایس براک انٹر پرائز فون: 42157847 44 0091
سری لنکا • دارالکتاب فون: 358712 115 0094 • دارالایمان ٹرسٹ فون: 2669197 114 0094

پاکستان هیڈ افسر مرکزی سٹورڈم

لاہور 36- فورمال، سیکریٹ شاپ، لاہور فون: 24,372 32 4 00 24,372 400 34,372 240 42 373 0092 فیکس: 540 72 373 042
• غزنی سٹریٹ، آروڈ بازار، لاہور فون: 200 371 0092 فیکس: 207 03 373 042
• ۷ بابا، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گروڈ پور) ڈسٹریکٹ، لاہور فون: 926 10 356 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈائمن ہال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی فون: 36 939 21 343 0092 فیکس: 37 939 21 343 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 22 815 0092

info@darussalamapk.com | www.darussalamapk.com

مضامین

5	 عرض ناشر
8	 مقدمہ
12	 توبہ کی فضیلت و اہمیت
19	 توبہ کی شرائط
27	 عظیم توبہ
30	 توبہ سابقہ تمام گناہ مٹا دیتی ہے
33	 کیا اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمادے گا؟
37	 سو آدمیوں کا قاتل
43	 اگر مجھ سے گناہ ہو جائے تو کیا کروں؟
48	 برے ساتھی مجھ پر دباؤ ڈالتے ہیں
52	 وہ مجھے دھمکیاں دیتے ہیں
57	 احساس گناہ سے زندگی اجیرن ہے
59	 کیا اعتراف گناہ ضروری ہے؟
63	 توبہ کرنے والوں کے لیے چند اہم فتوے



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

عرضِ ناشر

انسانی فطرت میں بھول چوک، نسیان، خطا اور گناہوں کی جانب رغبت کا میلان موجود ہے۔ نفسِ امارہ کی اس کشمکش کے باعث انسانوں کے تزکیہ و طہارت کے لیے اسلام میں عبادات اور اذکارِ مسنونہ کا مستقل نظام وضع کیا گیا ہے۔ ان کو رذائل سے بچانے اور خصائلِ سکھانے کے لیے اخلاقی تعلیمات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ گناہوں میں لتھڑے ہوئے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دامنِ عفو و رحمت کی راہ دکھائی گئی ہے اور ان کے لیے توبہ و استغفار کے مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔ یہ توبہ و استغفار کیا ہے اور اس کے مسنون آداب کیا ہیں؟ وہ کون سا طرزِ عمل ہے جو انسان کو گناہ کی دلدل سے نکال کر راہِ تقویٰ پر لاسکتا ہے؟ یہی وہ اہم مضمون ہے جسے اس مختصر مگر مفید کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔

کتاب و سنت میں اس موضوع پر بہت واضح تعلیمات ملتی ہیں۔ ان کے مطالعے سے وہ ہزاروں اور لاکھوں اللہ کے بندے راہِ راست پر آ سکتے ہیں جو اپنی معصیت کاریوں پر شرمندہ تو ہیں مگر انھیں یہ علم نہیں کہ مالکِ حقیقی سے ان کی بخشش اور مغفرت کا مسنون طریقہ کیا ہے۔ اس مختصر کتاب کے مطالعے سے انھیں توبہ و استغفار کے شرعی اور مسنون طریق اور آداب کا پتہ چل جائے گا۔ قرآن مجید نے انسانیت کے سامنے فوز و فلاح کے اس پروگرام کو یوں پیش کیا ہے:

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ ①

”اے مومنو! تم سب کے سب اللہ سے توبہ واستغفار کرو تا کہ تم فلاح پاسکو۔“ ①

توبہ واستغفار کی ہماری زندگی میں حقیقی اہمیت اور تعلیم کیا ہے؟ اسے رسول اکرم ﷺ کے اس ارشادِ گرامی سے سمجھا جاسکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اے لوگو! توبہ کیا کرو۔ میں خود دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔“ ②

عالمِ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے سعودی عرب کی مملکت کو یہ شرف عطا فرمایا ہے کہ وہاں کے اداروں اور درسگاہوں میں صالح اسلامی لٹریچر کی تیاری کا انتظام بڑے پیمانے پر ہوتا ہے۔ اس مملکت میں سیکڑوں ایسے اہل علم اور صاحبانِ تقویٰ موجود ہیں جن کے قلم سے علم و حکمت کے موتی اور کتاب و سنت کے شہ پارے مختلف موضوعات پر ترتیب پا کر تشنگانِ ہدایت کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ ایسے علمائے ربانی میں سے ایک بلند مرتبت شخصیت فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح المنجد رحمہ اللہ کی ہے جن کے قلم سے متعدد علمی اور دعوتی کتب تحریر ہوئی ہیں مگر پیش نظر کتاب کو ان کے علمی کارناموں میں ایک خصوصی امتیاز حاصل ہے۔

توبہ ایک رحمت آمیز اور مغفرت آموز تصور ہے۔ اسی باعث مسلمانوں کو بالخصوص اور پوری انسانیت کو بالعموم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ تاریخِ اسلام میں توبہ واستغفار کے ایسے ایمان افروز واقعات ملتے ہیں جن سے رحمتِ الہی کی وسعت اور عفوِ عام کا اندازہ ہوتا ہے۔ بس یہی توبہ واستغفار کا وہ مثبت تصور ہے جو ہم جیسے گناہ گاروں کو اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت سے کبھی مایوس اور نا اُمید نہیں ہونے دیتا۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کے قبولِ اسلام کے موقع پر نبی ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے کیا خوب ارشاد ہوا:

”(اے عمرو!) کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ (قبولِ اسلام) تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت سابقہ گناہوں کو ختم کر دیتی ہے اور حج سابقہ گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے۔“^①

اس مفید کتاب کا مطالعہ کرنے والے حضرات اس کے آخر میں ان فتاویٰ کو بھی پڑھیں گے جنہیں سوال و جواب کے اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔ اس نفع بخش باب کے حوالے سے قارئین کے ذہنوں میں موجود تمام نفسیاتی الجھنوں اور ذہنی وساوس کا ان شاء اللہ العزیز ازالہ ہو جائے گا۔

دارالسلام اس کتاب کا جدید ایڈیشن پیش کر رہا ہے جس میں اسلوب بیان کی شگفتگی، سادگی اور روانی کا لحاظ رکھتے ہوئے اسے نہایت آسان اور عام فہم بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ یہ کام ارکانِ ادارہ مولانا محمد عثمان منیب، احمد کامران اور مولانا منیر احمد رسولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے سرانجام دیا ہے۔ جناب زاہد سلیم چودھری، عامر رضوان، ہارون الرشید اور ابو مصعب نے اغلاط سے پاک کمپوزنگ اور کتاب کی زینت میں اضافے کے لیے قابلِ قدر محنت کی۔ طباعتی سطح پر اس میں حسنِ آفرینی کے لیے تمام امکانات کو بروئے کار لایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کے مصنف، مترجم اور دوسرے خادموں کی توبہ بھی قبول فرمائے اور عامۃ المسلمین کو اپنے دامنِ رحمت میں آنے اور توبہ و استغفار کو دائمی طور پر اختیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

خادم کتاب و سنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر: دارالسلام۔ ریاض، لاہور

مئی 2009ء

① صحیح مسلم، ایمان، باب کون الإسلام یهدم ما قبلہ و کذا الهجرة والحج، حدیث: 121

مقدمہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَقُدُّوهُ الصَّائِمِينَ وَالْقَائِمِينَ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ أَجْمَعِينَ

اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے، آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اخلاص کے ساتھ توبہ کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے حضور خالص (سچی) توبہ کرو۔“^①

اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے کراما کا تین کے لکھنے سے پہلے بھی ہمیں توبہ کے لیے ایک مہلت عطا فرمائی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ صَاحِبَ الشَّامِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتِّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ

الْمُسْلِمِ الْمُخْطِئِ أَوْ الْمُسِيءِ فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ مِنْهَا
أَلْفَاها، وَإِلَّا كُتِبَتْ وَاحِدَةً»

”بائیں طرف کافر شتہ خطا کار مسلمان بندے (کی غلطی لکھنے) سے چھ گھڑیاں قلم روکے
رکھتا ہے، اگر وہ نادم ہو کر اللہ سے معافی مانگ لے تو وہ کچھ نہیں لکھتا ورنہ ایک برائی
لکھی جاتی ہے۔“^①

اور دوسری مہلت اس غلطی کے لکھے جانے سے لے کر موت آنے تک ہے۔

المیہ تو یہ ہے کہ آج کل بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ پر توکل نہیں رکھتے، وہ دن رات طرح
طرح کے گناہ کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو گناہوں کو معمولی سمجھتے ہیں۔ آپ
دیکھیں گے کہ کئی لوگ صغیرہ گناہوں کو حقیر اور معمولی سمجھتے ہیں، مثلاً ان میں سے کوئی یہ بھی کہہ
دیتا ہے کہ ایک اجنبی عورت کو دیکھنے یا اس سے مصافحہ کرنے میں آخر کیا حرج ہے؟

یہ لوگ نامحرم عورتوں کی تصویریں اخبارات و جرائد اور برقی ذرائع ابلاغ میں بڑے غور
سے دیکھتے ہیں حتیٰ کہ جب انھیں معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ حرکت حرام ہے تو بھی ان میں سے
بعض افراد بے ساختہ پوچھتے ہیں کہ یوں بار بار دیکھنا کس حد تک بُرا ہے؟ آیا یہ کبیرہ گناہ ہے
یا صغیرہ؟ اس سلسلے میں صحیح بخاری میں مذکور مندرجہ ذیل دو آثار پیش نظر رکھ کر معاملے کا
جائزہ لیا جائے تو اصل حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، إِنْ
كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمُؤَبَّاتِ» (وَالْمُؤَبَّاتُ هِيَ
الْمُهْلِكَاتُ)

”تم لوگ بعض ایسے کام کر گزرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک

① المعجم الكبير للطبرانی: 185/8، حدیث: 7765، والصحيحة، حدیث: 1209

ہیں، جبکہ ہم انھیں، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں موبقات میں شمار کرتے تھے۔“
(موبقات کے معنی ہلاک کرنے والے کام ہیں) ①

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ، فَقَالَ بِهِ هَكَذَا "أَيُّ بَيْدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ"»

”مومن اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے جیسے وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور ڈرتا ہو کہ کہیں یہ اس پر گر نہ پڑے، اور فاجر اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے جیسے ایک مکھی ہو جو اس کی ناک پر بیٹھ گئی ہو۔“ پھر (ابوشہاب راوی نے) ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ اس نے اس طرح کر کے اس مکھی کو ناک سے اڑا دیا۔ ②

کیا لوگ رسول اللہ ﷺ کی درج ذیل حدیث میں صغیرہ گناہوں پر وعید پڑھ لینے کے بعد بھی اس معاملے کی اہمیت و نزاکت کا اندازہ نہیں کر سکتے؟ آپ نے فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ، فَإِنَّمَا مُحَقَّرَاتُ الذُّنُوبِ كَمَثَلِ قَوْمٍ نَزَلُوا بَطْنَ وَادٍ، فَجَاءَ ذَا بُعُودٍ، وَجَاءَ ذَا بُعُودٍ، حَتَّى حَمَلُوا مَا أَنْصَبُوا بِهِ خُبْزَهُمْ، وَإِنَّ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ مَتَى يُؤْخَذُ بِهَا صَاحِبُهَا تُهْلِكُهُ»

”حقیر سمجھے جانے والے گناہوں سے بچو۔ حقیر سمجھے جانے والے گناہوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو ایک وادی کے دامن میں اترے، ایک آدمی ایک لکڑی اٹھالایا پھر

① صحیح البخاری، الرقاق، باب ما يتقى من محقرات الذنوب، حدیث: 6492

② صحیح البخاری، الدعوات، باب التوبة، حدیث: 6308

دوسرا بھی لکڑی اٹھالایا حتیٰ کہ اتنی لکڑیاں جمع ہو گئیں کہ اُن سے انھوں نے اپنی روٹیاں پکائیں، اور حقیر سمجھے جانے والے گناہوں کے مرتکب کا جب مواخذہ کیا جاتا ہے تو وہ (معمولی سمجھے جانے والے گناہ) اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔“^①

ایک اور روایت میں ہے:

«إِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتَّى يُهْلِكُنَّهُ»

”حقیر سمجھے جانے والے گناہوں سے بچو کیونکہ وہ آدمی کے حساب میں جمع ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے ہلاک کر ڈالتے ہیں۔“^②

صغیرہ گناہوں کے ساتھ کبھی حیا کی کمی، بے پروائی، اللہ تعالیٰ سے بے خونی اور گناہ کو حقیر سمجھنا بھی شامل ہو جاتے ہیں اور یہ سب باتیں اسے کبیرہ گناہوں سے جا ملاتی ہیں بلکہ اسے کبیرہ ہی بنا دیتی ہیں۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ جب صغیرہ گناہ بار بار کیا جائے تو وہ صغیرہ نہیں رہتا اور کبیرہ گناہ پر استغفار کیا جائے تو وہ کبیرہ نہیں رہتا اور جس شخص کا یہ حال ہو اسے ہم کہتے ہیں کہ ”گناہ کے چھوٹا ہونے کی طرف نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم نافرمانی کس کی کر رہے ہو۔“ ان باتوں سے سچے لوگ ان شاء اللہ فائدہ اٹھائیں گے جو اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کا احساس کرتے ہیں، وہ نہ تو اپنی گمراہی سے بے پروا ہیں نہ اپنی باطل باتوں پر اصرار کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر ایمان رکھتے ہیں:

﴿يَتَقَىٰ عِبَادِيَ أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ﴾

”میرے بندوں کو خبر دیجیے کہ بلاشبہ میں بخشنے والا مہربان ہوں اور میرا عذاب دردناک عذاب ہے۔“^③

توبہ کی فضیلت و اہمیت

اے اللہ کے بندے! اللہ نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے تو تم اس میں داخل کیوں نہیں ہوتے؟ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

«إِنَّ لِلتَّوْبَةِ بَابًا عَرْضُ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْهِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا»

”یقیناً توبہ کا ایک دروازہ ہے جو اتنا بڑا ہے کہ اس کے دونوں کواڑوں کے درمیان مشرق و مغرب جتنا فاصلہ ہے۔ یہ دروازہ بند نہیں ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا۔“^①

ایک دوسری روایت میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا، عَرْضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، فَلَا يَزَالُ ذَلِكَ الْبَابُ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ»

”مغرب کی طرف ایک دروازہ کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ستر سال چلنے کے برابر ہے۔ یہ دروازہ مستقل طور پر توبہ کے لیے کھلا رہے گا جب تک کہ سورج اس طرف

① المعجم الكبير للطبرانی، 65/8، حدیث: 7383

(مغرب) سے طلوع نہیں ہو جاتا۔“^①

حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ پکار پکار کر کہہ رہا ہے:

«يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ»

”اے میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے رہتے ہو اور میں تمام گناہ بخش دیتا ہوں، لہذا مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔“^②

پھر تم کیوں بخشش طلب نہیں کرتے؟ اور اللہ تعالیٰ رات بھر اپنا ہاتھ بڑھائے رکھتا ہے تاکہ دن میں برائی کرنے والا توبہ کر لے اور سارا دن ہاتھ بڑھائے رکھتا ہے تاکہ رات کو برائی کرنے والا توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ معافی کو پسند فرماتا ہے، پھر تم اس بات کو کیوں قبول نہیں کرتے؟

اللہ کی قسم! توبہ کرنے والے کے یہ بول کتنے شیریں ہیں جب وہ کہتا ہے: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیری قوت کے واسطے سے، اور اپنے ضعف کا اقرار کرتے ہوئے سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم فرما اور اس لیے بھی کہ تو مجھ سے بے نیاز ہے اور میں تیرا محتاج ہوں۔ یہ میری جھوٹی اور خطا کار پیشانی تیرے سامنے خم ہے۔ میرے سوا تیرے بہت سے غلام ہیں لیکن تیرے سوا میرا کوئی آقا نہیں۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ ہے نہ راہ نجات۔ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں اور لاچار اور ڈرنے والے کی طرح پکارتا ہوں۔ یہ ایسے شخص کا سوال ہے جس نے اپنی گردن تیرے سامنے جھکا دی ہے، جس کی ناک تیرے سامنے خاک آلود ہے، جس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں اور جس کا دل تیرے سامنے جھکا ہوا ہے۔“

① سنن ابن ماجہ، الفتن، باب طلوع الشمس من مغربہا، حدیث: 4070

② صحیح مسلم، البر والصلة والأدب، باب تحریم الظلم، حدیث: 2577

میں توبہ تو کرنا چاہتا ہوں لیکن؟

توبہ کے موضوع پر مندرجہ ذیل قصے پر غور کرو اور دیکھو کہ توبہ کے ساتھ اس کا کتنا تعلق ہے۔

”بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی نیک آدمی کسی راہ پر چل رہا تھا۔ اس نے ایک کھلا ہوا دروازہ دیکھا۔ اس دروازے سے ایک روتا ہوا بچہ باہر آیا جو فریاد کر رہا تھا۔ اس کی ماں اس کا پیچھا کر رہی تھی۔ جب بچہ باہر نکل آیا تو اس کی والدہ نے دروازہ بند کر لیا اور خود اندر لوٹ گئی۔ کچھ دیر تو بچہ آگے گیا، پھر پریشان سا ہو کر ٹھہر گیا اور سوچنے لگا کہ جس گھر سے مجھے نکالا گیا ہے، اس گھر کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں اور نہ ماں کے سوا کوئی دوسرا ہے جو اسے سینے سے لگالے۔ وہ شکستہ دل اور افسردہ ہو کر لوٹا تو دروازے کو بند پایا۔ اس نے دروازے سے ٹیک لگائی، اپنا رخسار دروازے کی دہلیز پر رکھ دیا اور وہیں سو گیا۔ اس کے آنسو اس کے رخساروں پر جمے ہوئے تھے۔ کچھ دیر بعد اس کی ماں اندر سے نکلی اور جب بچے کو اس حال میں دیکھا تو برداشت نہ کر سکی۔ وہ یکا یک اس پر گر پڑی اور اس سے چٹ گئی، اس کو بوسہ لیا، رونے لگی اور کہنے لگی:

اے میرے بیٹے! تو مجھے چھوڑ کر کہاں چلا گیا تھا؟ اور کون ہے جو میرے سوا تجھے پناہ دے گا؟ میں نے تجھ سے یہ نہ کہا تھا کہ میرے حکم کی مخالفت نہ کیا کر اور اللہ نے جو رحمت اور شفقت تیرے لیے میری سرشت میں ڈال رکھی ہے اس کے برعکس تو مجھے سزا دینے پر مجبور نہ کیا کر۔ پھر اس نے بچے کو اٹھالیا اور اندر چلی گئی۔“

اس طرح کا واقعہ حدیث میں یوں بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں قیدی لائے گئے۔ ان میں سے ایک عورت اپنے بچے کو تلاش کر رہی تھی کہ اچانک وہ اسے مل گیا۔ اس نے بچے کو سینے سے لگالیا اور اپنا دودھ پلایا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”تمہارا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟

صحابہ نے کہا: نہیں، اگر اس کے بس میں ہو تو کبھی اپنے بچے کو آگ میں نہ پھینکے، تب آپ نے فرمایا:

«لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بَوْلَدِهَا»

”یہ عورت جس قدر اپنے بچے پر مہربان ہے، اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے۔“^①

اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مقابلے میں والدہ کی رحمت کی کیا حقیقت ہے! اللہ کی رحمت نے ہر چیز کو اپنے احاطے میں لے رکھا ہے۔ جب بندہ اللہ کے حضور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نہایت خوش ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ، مِنْ رَّجُلٍ فِيْ اَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَّهْلَكَةٍ، مَّعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَفَدَّ ذَهَبَتْ، فَطَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ، ثُمَّ قَالَ: اَرْجِعْ اِلٰى مَكَانِى الَّذِى كُنْتُ فِيْهِ، فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتُ، فَوَضَعَ رَاسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتُ، فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَالَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ»

”جب مومن بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے، وہ اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی صحرا میں جا رہا تھا کہ ایک خطرناک و مہلک مقام پر اس نے پڑاؤ کیا۔ اس کے پاس اپنی سواری تھی جس پر اس کا سامان خور و نوش تھا۔ ہوا یوں کہ وہ سو گیا۔ جب بیدار ہوا تو اس کی سواری کہیں جا چکی تھی۔ اس نے اسے ڈھونڈنا شروع کیا حتیٰ کہ پیاس نے اسے نڈھال کر دیا۔ وہ دل میں کہنے لگا: میں اب اسی جگہ جاتا ہوں جہاں پہلے تھا، وہاں جا کر سو جاؤں گا

① صحیح البخاری، الأدب، باب رحمة الولد و تقبيله و معانفته، حدیث: 5999

میں توبہ تو کرنا پاتا ہوں لیکن؟

حتیٰ کہ موت آ جائے گی۔ چنانچہ اس نے موت کے انتظار میں اپنا سراپے بازو پر رکھا (اور سو گیا) جب بیدار ہوا تو ناگہاں اپنی سواری اپنے پاس موجود پائی اور اس پر زادِ سفر، یعنی خور و نوش کا سامان بھی اسی طرح موجود تھا۔ گویا اللہ تعالیٰ مومن بندے کی توبہ سے، اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری اور زادِ سفر مل جانے سے خوش ہوتا ہے۔“^①

میرے بھائی! خوب سمجھ لے کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والے کے دل میں اللہ کے سامنے انکسار اور عاجزی پیدا ہوتی ہے اور توبہ کرنے والوں کی آہ و زاری اللہ رب العالمین کو بہت محبوب ہے۔

بندہٴ مومن ہمیشہ اپنے گناہوں کو نظروں کے سامنے رکھتا ہے جس سے اس کے دل میں انکساری اور ندامت پیدا ہو جاتی ہے، پھر وہ گناہ کے بعد نیکی کے بہت سے کام کرنے لگتا ہے حتیٰ کہ بسا اوقات شیطان یوں کہنے لگتا ہے: ”ہائے افسوس! میں اسے اس گناہ میں مبتلا نہ کرتا۔“ اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ توبہ کرنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں جو گناہ کے بعد اور زیادہ اچھے کردار کے مالک ہو جاتے ہیں۔

جب بھی بندہ تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور سر جھکاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔

ذرا ایک مثال دیکھیے! ایک بچہ اپنے باپ کے سایہٴ عاطفت میں پرورش پا رہا ہے۔ وہ اسے پاکیزہ ترکھانا پینا مہیا کرتا ہے، اسے اچھے کپڑے پہناتا ہے اور اس کی خوب تربیت کرتا ہے۔ اسے جیب خرچ دیتا ہے اور اس کی تمام ضرورتوں کا خیال بھی رکھتا ہے۔ ایک دن والد اپنے لڑکے کو کسی کام پر بھیجتا ہے۔ راہ میں اسے دشمن ملتا ہے جو اسے قید کر کے اس کی

① صحیح مسلم، التوبہ، باب فی الحض علی التوبہ والفرح بها، حدیث: 2744

مشکلیں باندھ دیتا ہے، پھر اسے اپنے علاقے کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو معاملہ لڑکے کا باپ اس سے کرتا تھا، یہ (دشمن) اس کے بالکل برعکس معاملہ کرتا ہے۔ جب بھی لڑکا اپنے باپ کی تربیت اور اس کے احسانات کو یاد کرتا ہے تو بار بار اس کے دل سے حسرتوں کے طوفان اٹھنے لگتے ہیں اور وہ سوچتا ہے کہ اب اس پر کیا بیت رہی ہے اور اس سے پیشتر اس پر کیا کچھ نعمتیں نچھاور ہوتی تھیں۔

جب تک وہ اپنے دشمن کی قید میں رہتا ہے وہ اسے طرح طرح کے دکھ پہنچاتا ہے حتیٰ کہ اسے جان سے مار ڈالنے کا ارادہ کر لیتا ہے۔ اس حال میں وہ بچہ اپنے والد کے علاقے کی طرف بھاگتا ہے اور اپنے باپ کو اپنے قریب کھڑا دیکھتا ہے تو اس کی طرف دوڑتا اور اپنے آپ کو اس پر گرا دیتا ہے اور اس کے قدموں میں پڑ کر یوں فریاد کرتا ہے: اے میرے ابا جان! اے میرے ابا جان! اے میرے ابا جان! اپنے بیٹے کو دیکھیں اور اس تکلیف کو بھی جس میں وہ مبتلا ہے اور اسی حال میں اس کے رخساروں پر آنسو بہ نکلتے ہیں۔ اس نے اپنے باپ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اس سے چمٹ گیا۔ ادھر اس کا دشمن اسے ڈھونڈ رہا ہے یہاں تک کہ وہ اس لڑکے کے سر پر پہنچ جاتا ہے، جبکہ وہ اپنے والد سے چمٹا ہوا اور اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے۔

اب بتائیے! آپ کا کیا خیال ہے اس کا والد اس حال میں اسے دشمن کے حوالے کر دے گا اور خود ان دونوں کے درمیان سے نکل جائے گا؟

اور بتائیے! پھر آپ کا اس ذات کے متعلق کیا خیال ہے جو اپنے بندے پر اس سے زیادہ مہربان ہے جس قدر ماں باپ اپنے بیٹے پر مہربان ہو سکتے ہیں، بالخصوص جب بندہ اپنے دشمن سے بھاگ کر اپنے پروردگار کے پاس آ جاتا ہے اور اپنے آپ کو اس کے دروازے پر ڈال دیتا ہے اور اس کے سامنے رورو کر اپنے رخسار اس کی دہلیز کی خاک سے آلودہ کر لیتا ہے اور

میں توبہ تو کرنا چاہتا ہوں لیکن؟

یوں دعا کرتا ہے:

”اے میرے پروردگار! مجھ پر رحم فرما کیونکہ تیرے سوا مجھ پر کوئی رحم کرنے والا نہیں۔ تیرے سوا میرا کوئی مددگار ہے نہ پناہ دینے والا اور نہ تعاون کرنے والا۔ یہ تیرا مسکین، تیرا محتاج تجھ سے سوال کرتا ہے۔ تو ہی اس کی جائے پناہ ہے۔ تیرے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں۔“

لہذا اب نیکی کے کاموں کی طرف آؤ، بھلائیاں کماؤ، نیک بندوں کے رفیق بنو اور نیک چلنی کے بعد کجی سے اور ہدایت کے بعد گمراہی سے بچو! اللہ تمہارے ساتھ ہے۔



توبہ کی شرائط

توبہ کا لفظ بڑا عظیم ہے۔ اس کے مفاہیم بہت گہرے ہیں۔ یہ معاملہ ایسا نہیں جیسا کہ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ زبان سے توبہ توبہ کرتے رہو اور ساتھ ساتھ گناہ بھی کرتے رہو۔ ذرا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور فرمائیے:

﴿وَأَنۢ أَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ﴾

”اور یہ کہ اپنے پروردگار سے بخشش طلب کرو، پھر اسی کی طرف توبہ کرو۔“^①

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ توبہ، استغفار کے علاوہ کوئی زائد امر ہے اور چونکہ یہ امر عظیم ہے، لہذا اس کی کچھ شرائط بھی ہیں۔ علمائے کرام نے آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ کے مجموعے کو سامنے رکھ کر سچی توبہ کی مندرجہ ذیل شرائط بیان کی ہیں:

- سچی توبہ کرنے والا گناہ کو فوراً اور کلیتاً ترک کر دے۔
- گزشتہ گناہ پر نادم ہو۔
- پختہ عہد کرے کہ آئندہ ایسا کام کبھی نہیں کرے گا۔
- جن پر اس نے ظلم کیا ہو، اس کی تلافی کرے اور ان کے غصب شدہ حقوق انھیں واپس کرے یا اُن سے معاف کروالے۔

میں توبہ تو کرنا چاہتا ہوں لیکن؟

بعض علماء نے سچی توبہ کی شرائط میں دیگر تفصیلات بھی بیان کی ہیں جنہیں ہم بعض مثالوں کے ساتھ یہاں درج کر رہے ہیں:

① گناہ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ترک کیا جائے۔ اس کا کوئی اور سبب نہ ہو، مثلاً وہ گناہ کرنے کی قدرت ہی نہ رکھتا ہو یا لوگوں کی باتوں سے ڈرتا ہو یا کسی کی دشمنی کا خطرہ ہو۔

■ ہم اس شخص کو تائب نہیں کہہ سکتے جو اس لیے گناہ چھوڑے کہ وہ اس کی حیثیت اور شہرت پر اثر انداز ہوتے ہیں یا بعض دفعہ اسے اپنی ملازمت سے جواب ملنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

■ ہم اسے بھی تائب نہیں کہہ سکتے جو اپنی صحت اور قوت کی حفاظت کے لیے گناہ چھوڑے جیسے کوئی شخص متعدی امراض خبیثہ سے ڈر کر زنا اور فحاشی چھوڑ دے یا اس لیے کہ ان برائیوں سے اس کا جسم اور قوت حافظہ کمزور ہو جائیں گے۔

■ ہم اسے بھی تائب نہیں کہہ سکتے جس نے چوری اس لیے چھوڑی کہ اسے گھر میں داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ملا یا وہ تجوری نہیں کھول سکا یا اسے چوکیدار اور سپاہی سے خطرہ تھا۔

■ ہم اسے بھی تائب نہیں کہہ سکتے جس نے محکمہ انسداد رشوت ستانی کے خوف سے رشوت نہ لی۔

■ اور وہ شخص بھی تائب نہیں کہلا سکتا جو افلاس کی وجہ سے شراب اور نشہ آور چیزیں ترک کر دے۔

■ اسی طرح اس شخص کو بھی تائب نہیں کہا جاسکتا جو کسی خارجی رکاوٹ کی وجہ سے نافرمانی کا کام کرنے سے عاجز ہو جائے جیسے جھوٹ بولنے والا جس کی زبان